الٰہی ہو میری مناجات مقبول   کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا

مناجاتِ باری تعالیٰ

مؤلف

مولانا مفتی جاوید اقبال نقشبندی مجددی

فاضل و متخصص جامعہ مظہر العلوم سوات

مدرس جامعہ شیخ ذوالفقار احمد نقشبندی

ناشر

جامعہ شیخ ذوالفقار احمد نقشبندی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہے

نام کتاب: **مناجاتِ باری تعالیٰ**

مؤلف: **مولانا مفتی جاوید اقبال نقشبندی مجددی**

کمپوزنگ: حافظ ضیاء اللہ نقشبندی

اشاعت: **2023**

تعداد: **1100**

جامعہ شیخ ذوالفقار احمد نقشبندی

+92 345 9080379 / +92 302 8915852

الله جل

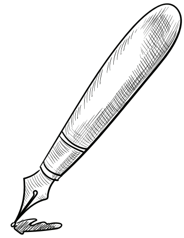

عرض مؤلف:

ہم تم ہی بس آگاہ ہیں اس ربط خفی سے
معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے
تم سا کوئی ہم دم کوئی دم ساز نہیں ہے
باتیں تو ہے ہر دم مگر آواز نہیں ہے

اللہ تعالی سے راز ہی راز میں سرگوشی کرنے کو مناجات کہتے ہیں۔ایسی کیفیت میں اللہ تعالی اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے راتوں کو جب بندہ اللہ رب العزت سے اپنا تعلق استوار کرتا ہے تو کبھی مناجات کو بھی دربار عالی میں ضرور پیش کریں اور ان اشعار کو اپنی دن رات کے مراقبوں میں بھی خوب پڑھا کریں۔

مولانا مفتی جاوید اقبال نقشبندی مجددی
مدرس جامعہ شیخ ذوالفقار احمد نقشبندی
+92 345 9080379

مناجات صدیقی رضی اللہ عنہ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا إِلٰهِي مَن لَّهٗ زَادٌ قَلِيْلُ
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ
اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلُ

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَنِسْيَانٌ وَسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ
مِنْكَ إِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ إِعْطَآءِ الْجَزِيْلِ

طَالَ يَا رَبِّيْ ذُنُوْبِيْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدْ
فَاعْفُ عَنِّيْ كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

قُلْ لِنَارٍ ابْرِدِيْ يَا رَبِّ فِيْ حَقِّيْ كَمَا
قُلْتَ قُلْنَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا فِىْ حَقِّ الْخَلِيْلِ

كَيْفَ حَالِيْ يَا إِلٰهِيْ لَيْسَ لِيْ خَيْرُ الْعَمَلِ
سُوْءُ اَعْمَالِيْ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَاتِيْ قَلِيْلُ

اَنْتَ شَافِيْ اَنْتَ كَافِيْ فِيْ مُهِمَّاتِ الْأُمُوْرِ
اَنْتَ حَسْبِيْ اَنْتَ رَبِّيْ اَنْتَ لِيْ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

عَافِنِيْ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّاقْضِ عَنِّيْ حَاجَتِيْ
اِنَّ لِيْ قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَّشْفِي الْعَلِيْلَ

رَبِّ هَبْ لِيْ كَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيْمٌ
اَعْطِنِيْ مَا فِيْ ضَمِيْرِيْ دُلَّنِيْ خَيْرَ الدَّلِيْلِ

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ
رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِيْ جِبْرَئِيْلُ

اَيْنَ مُوْسٰى اَيْنَ عِيْسٰى اَيْنَ يَحْيٰى اَيْنَ نُوْح
أَنْتَ يَا صِدِّيْقُ عَاصٍ تُبْ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ

ترجمہ مناجات

تھام لے اس کو الٰہی جس کا توشہ ہے قلیل
صدق سے مفلس جو تیرے در پہ آیا اے جلیل!

جرم ہیں اس کے بڑے تو بخش دے جرم عظیم
یہ ہے شخصِ اجنبی و پر خطا بندۂ ذلیل

اس سے ہے عصیان اور نسیان اور سہو بعد سہو
تجھ سےاحسان و کرم ہے بعد اعطاء جزیل

جرم کی فہرست میری مثل ریت ہے بے عدد
بخش دے میرے سب جرم عفو کر عفو جمیل

آگ سے کہہ دے خنک ہومیرے حق میں اے رب
جیسے کہا تھا آگ سے ہو جا خنک بحق خلیل

پاس میرے ہیں نہیں اچھے عمل اے رب میرے
کثرت اعمال بد ہیں توشۂ طاعت قلیل

تو ہے شافی تو ہے کافی حل مشکل کے لئے
ہے مدد کافی تیری اور تو ہی ہے بہتر وکیل

ہر مرض سے دے شفا اور کر میری حاجت روا
قلب میرا بیمار ہے اور تو ہے شفاء علیل

مالک بخشش و کرم کر دے دعا گنج فضل
مدعائے دل کر عطا اور بتا بہتر دلیل

ملک اکبر کر عطا، ہر خوف سے دیدے نجات
جب تو منصف ہو الٰہی اور منادی جبرئیل

عیسی و موسی کہاں اور کہاں یحییٰ و نوح
تو تو ہے اے صدیق عاصی، تھام دامانِ جلیل

اِلٰهِی عَبْدُکَ الْعَاصِی اَتَاکَ

اِلٰهِی عَبْدُکَ الْعَاصِی اَتَاکَ
مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ
فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ لِذَاکَ اَهْلٌ
وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَّرْحَمْ سِوَاکَ

اے اللہ! آپ کا گنہگار بندہ آپ کے در پر حاضر ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور آپ سے دعائیں مانگتا ہے۔ اگر تو مغفرت کر دے تو تجھے یہ بات بڑی سجتی ہے۔ اور اگر تو ہی دھکے دے دیں، پھر کون ہے کوئی دوسری درو الا کہ میں وہاں چلا جاؤں۔

اِلٰهِی تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ

اِلٰهِی تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ
بِاِخْلَاصِ الرَّجَاءِ لِلْخَلَاصِی
أَغِثْنِی یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن
بِفَضْلِکَ یَوْمَ یُؤْخَذ بِالنَّوَاصِی

اے میرے مولا! میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں، اخلاص کے امید کے ساتھ نجات پانے کے لیے، میری مدد فرما! اے مدد مانگنے والوں کی فریاد رسی کرنے والے، میری مدد فرما اپنی فضل کے ساتھ جس دن گنہگاروں کی پکڑ ہو گی پیشانیوں سے۔

اِلٰهِی لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ اَهْلًا

اِلٰهِي لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ أَهْلًا
وَلَا اَقْوٰى علٰى نَارِ الجَحِيْمِ
فَهَبْ لِيْ تَوْبَةً وَّاغْفِر ذُنُوْبِى
فَاِنَّكَ غَافِرِ الذَّنْبِ العَظِيْمِ

اے میرے مولا! میں جنت الفردوس کا اہل نہیں ہوں، اور نہ ہی جہنم کے آگ کا عذاب برداشت کرسکتا ہوں۔ میرے مولا! میری توبہ قبول کیجئے اور میرے گناہوں کو معاف کیجئے۔ اس لئے کہ آپ بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

اِلٰهِی نَجِّنِی مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ

اِلٰهِی نَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ
بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى ﷺ مَوْلَى الْجَمِيْعِ
فَهَبْ لِی فِی مَدِيْنَتِہٖ قَرَارًا
حَيَاةً ثَمَّ دَفْنًا فِی الْبَقِيْعِ

اے اللہ! مجھے ہر مصیبت سے بچائیے، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی خاطر جو تمام لوگوں کے آقا ہے، اے اللہ! مجھے مدینہ منورہ میں رہنے کی جگہ عطا فرمائیں، اے اللہ! زندگی بھی اور دفن ہونا جنت البقیع کا نصیب فرما۔

خِیَالُکَ فِی عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِی فَمِی
وَمَثْوَاکَ فِی قَلْبِی فَأَیْنَ تَغِیْبُ

اے مالک! تیرا دھیان اور تیرا تصور میری آنکھوں میں ہے اور تیرا ذکر میرے ہونٹوں پر ہے، تیری تصویر میرے دل میں ہے تو بھلا مجھ سے کہاں چھپ سکتا ہے۔

تو غنی از ہر دو عالم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفے ﷺ پنہاں بگیر

اے اللہ! تو دو عالم سے غنی ہے، میں فقیر ہوں۔ قیامت کے دن میرے عذروں کو قبول کر لینا۔ اے اللہ! اگر فیصلہ کر لیں کہ آپ نے قیامت کے دن میرا حساب ضرور لینا ہے تو نبی علیہ السلام کے نگاہوں سے اوجھل میرا حساب لینا۔

میری قسمت جگانے کو خدا کا نام کافی ہے

میری قسمت جگانے کو خدا کا نام کافی ہے
ہزاروں غم مٹانے کو خدا کا نام کافی ہے

جو پوچھا کملی والے نے کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
میرے سارے گھرانے کو خدا کا نام کافی ہے

سلگتی آگ پر حبشی کے ہونٹوں سے سدا آئی
میری بگڑی بنانے کو خدا کا نام کافی ہے

خدا کا ذکر کرتا ہوں سکون قلب ملتا ہے
خدا کے اس دیوانے کو خدا کا نام کافی ہے

خدا کے در پہ آ جاؤ اگر مقصود پانا ہے
کہ ہر مقصد کے پانے کو خدا کا نام کافی ہے

تلاوت سے عبادت سے ریاضت خوب ملتی ہے
کہ دل سے زنگ ہٹانے کو خدا کا نام کافی ہے

یہی کہتا ہے غالب بھی یہی سب لوگ کہتے ہیں
ہمیں رستہ دکھانے کو خدا کا نام کافی ہے

الٰہی میں ہوں بس خطاوار تیرا

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی میں ہوں بس خطاوار تیرا
مجھے بخش، ہے نام غفار تیرا

الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری
کہاں جائے اب بندہ لاچار تیرا

سوا تیرے کوئی نہیں اپنا یارب
تو مولا ہے میں عبد بے کار تیرا

کہاں جائے جس کا نہیں کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا

سدا خواب غفلت میں سوتا رہا میں
نہ اِک دم ہو آہ بیدار تیرا

گناہ میرے حد سے زیادہ ہیں یا رب
مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے
میں تجھ سے ہوں یارب طلب گار تیرا

تو ہو جائے میرا میں ہو جاؤں تیرا
یہی رات دن میں دعا مانگتا ہوں

نہ یہ چاہتا ہوں نہ وہ چاہتا ہوں
خدا کے لئے بس خدا چاہتا ہوں

الٰہی رہے وقت مرنے کی جاری
بتصدیق دِل لب پہ اقرار تیرا

الٰہی ہو میری مناجات مقبول
کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا

میرے مولا تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں

میرے مولا تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں
تو ہی ہے قادر مطلق سدا اس کارخانے میں

نہ تجھ کو اونگھ آتی ہے نہ تجھ کو نیند آتی ہے
ہے مرضی پھر بھی تیری ساری دنیا کو سلانے میں

تیری حمد و ثنا کرتے ہیں طائر اپنی بولی میں
کہ تو ہی تو کے گن گاتے ہیں یہ سب چہچہانے میں

سبھی سونے سے اٹھتے ہی تیری تسبیح کرتے ہیں
ہے کیسی پراثر دعوت موذن کے جگانے میں

ہے کرتے رات دن تیری بغاوت یہ تیرے بندے
لگا ہے پھر بھی تو سب کو جہنم سے چھڑانے میں

خدایا معاف کردے تو فہد کی بھی خطائیں سب
کہ تیرا حق ادا نہ کر سکا وہ اس ترانے میں

میرا مرنا میرا جینا الٰہی تیری خاطر ہو

میرا مرنا میرا جینا الٰہی تیری خاطر ہو
میرا رکنا میرا چلنا الٰہی تیری خاطر ہو

مساجد میں مدارس میں تم ہی تو ہو میرے دل میں
میرا رونا میرا ہنسنا الٰہی تیری خاطر ہو

زمانہ ڈھل رہا ہے مغربی تہذیب میں لیکن
میرا ہر رنگ میں ڈھلنا الٰہی تیری خاطر ہو

میرا مشکل کشا تو ہے میرا حاجت روا تو ہے
وفا کرنا جفا کرنا الٰہی تیری خاطر ہو

وہ ثناء کہاں سے لاؤں

تیری شان کے ہو لائق، وہ ثناء کہاں سے لاؤں
تجھے آئے پیار جس پر، وہ ندا کہاں سے لاؤں

نہ ہو لب پہ کوئی شکوہ، وہ رضا کہاں سے لاؤں
کوئی سن سکے نہ جس کو، وہ صدا کہاں سے لاؤں

ملکوت کے عنادِل جسے سن کے جھوم اٹھیں
وہ ترانہ کس سے سیکھوں، وہ نوا کہاں سے لاؤں

تیرے آستاں سے اٹھوں تو میں جاؤں کس کے در پر
جو ہو بے مثال تجھ سا، وہ خدا کہاں سے لاؤں

دلِ زار کی کہانی میں سناؤں کس کو یا رب
وہ سماں شکستگی کا، وہ صدا کہاں سے لاؤں

یہ وسیع صحن گلشن، ہے قفس سے بڑھ کے واصف
یہ سوادِ کوئے جاناں، وہ قضا کہاں سے لاؤں

میرا دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا رستہ دل بدل دے

رہوں بیٹا میں اپنا سر جھکا کر
سرور ایسا عطا کر دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزہ آجائے مولا دل بدل دے

یہ کیسا دل ہے سینے میں الٰہی
جو زندہ بھی ہے مردہ دل بدل دے

تیرا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنّا دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

جو ہو دیدار تیرا روز محشر
تو دیکھے مسکرا کر دل بدل دے

رہوں میں سر بسجدہ تیرے در پر
خشوع ایسا عطا کر دل بدل دے

ہٹا لوں آنکھ اپنی ماسوا سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولا
بنا لے اپنا بندہ دل بدل دے

اللہ کو اپنا بنالو

اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ کو اپنا بنا لو

اللہ کو دل میں بسا لو
اللہ سے لو لگا لو
یہ زندگی ایک مہلت ہے
روٹھے ہوئے رب کو منالو

اب سب رشتوں کو چھوڑو
اللہ سے رشتہ جوڑو
ہر غیر سے ہٹ کٹ کے
اللہ سے لو لگالو

اللہ سے غفلت کیسی؟
اللہ سے دوری کیسی؟
اب سب وردوں کو چھوڑو
اللہ کو ورد بنا لو

میرا دل مچل رہا ہے

میرا دل مچل رہا ہے تیری یاد میں الٰہی
تیرے نام نے تو دل میں ایک آگ ہے لگائی

تیرا در تو تیرا در ہے، تیرے در کی اک گدا نے
دنیائے دوں کی عظمت میرے دل سے ہے مٹائی

تیرے حسن پر میں قرباں تیری نیم سی نگاہ نے
میرے اجڑے دل کی بستی اک پل میں ہے بسائی

میں تیری نوازشوں پر حیران ہو رہا ہوں
قاری نے مجھ کو سورۃ رحمٰن ہے سنائی

میری زندگی کا حاصل تیری یاد بن گئی ہے
تیرے وصل کی تمنا میرے دل میں ہے سمائی

تیرے عاشقوں میں جینا، تیرے سنگ در پہ مرنا
میں یہی سمجھ رہا ہوں تیرے در کی ہے رسائی

مجھے دردِ دل ملا ہے سن لو اے دنیا والو!
میں فقیر بےنوا ہوں مجھے مل گئی ہے شاہی

تیرے عشق کی انتہاء چاہتا ہوں

تیرے عشق کی انتہاء چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ، کیا چاہتا ہوں

ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
وہی لن ترانی سنا چاہتا ہوں

کوئی دم کا مہمان ہوں اے اہلِ محفل!
چراغِ سحر ہوں، بجھا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا
مجھے نیک انسان بنا میرے مولا

میری سابقہ ہر خطا میرے مولا
تو رحمت سے اپنے مٹا میرے مولا

تو قدرت سے اپنی بدل نیکیوں سے
ہر ایک میری لغزش خطا میرے مولا

جو تجھ کو جو تیرے نبی کو پسند ہے
مجھے ایسا بندہ بنا میرے مولا

تو مسجود میرا، میں ساجد ہوں تیرا
تو مالک، میں بندہ تیرا میرے مولا

تلے گا اگر عدل سے کام اپنے
میں ہوں مستحق نار کا میرے مولا

جو رحمت تیری شامل حال ہو تو
ٹھکانہ ہے جنت میرا میرے مولا

میری تا قیامت جو نسلیں ہو یا رب
ہو سب عاشقِ مصطفی ﷺ میرے مولا

تجھے تو خبر ہے، میں کتنا برا ہوں
تو عیبوں کو میرے چھپا میرے مولا

ہے کعبہ پہ نظریں عبید رضا کی
ہو مقبول ہر اک دعا میرے مولا

نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا
مجھے مفلسی سے بچا میرے مولا

رہا میں دن رات غفلتوں میں

رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث یونہی زندگی گزاری
کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری

بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری
میں سر جھکاتا ہوں میرے مولا میں توبہ کرتا ہوں میرے باری

میں دین لونگا میں دین لونگا نہ لونگا میں زینہار دنیا
دکھا کے نقش و نگار اپنے لبھائے مجھ کو ہزار دنیا

اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا
لگاؤنگا اس سے دل نہ ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دنیا

بتان دلبر تو سینکڑوں ہیں مگر کوئی با وفا نہیں ہے
ودود اور لائقِ محبت فقط ہے تو، دوسرا نہیں ہے

کوئی تیرے ذکر کے برابر مزے کی شے اے خدا نہیں ہے
مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزہ نہیں ہے

بے خود کیے دیتے ہیں اندازِ حجابانہ

بے خود کیے دیتے ہیں اندازِ حجابانہ
آ دل میں تجھے رکھ لوں اے جلوۂ جانانہ

جی چاہتا ہے بھیجوں تحفے میں انہیں آنکھیں
درشن کا تو درشن ہو، نذرانے کا نذرانہ

کیوں آنکھ ملائی تھی،کیوں آگ لگائی تھی
اب رخ کو چھپا بیٹھے کرکے مجھے دیوانہ

دنیا میں مجھے تم نے اپنا تو بنایا ہے
محشر میں بھی کہہ دینا یہ ہے میرا دیوانہ

میں ہوش و حواس اپنے اس بات پہ کھو بیٹھا
جب ہنس کے کہا اس نے آیا میرا دیوانہ

کیا لطف ہو محشر میں میں شکوے کیے جاؤں
وہ ہنس کہ کہے جائیں دیوانہ ہے دیوانہ

میں اللہ اللہ کہے جارہاہوں

میں اللہ اللہ کہے جا رہا ہوں
مزے بےخودی کے لئے جا رہا ہوں

لگا کر میں سنت کو سینے سے اپنے
یوں بخشش کا سامان کیے جا رہا ہوں

بلا لیں گے آقا مدینے میں ایک دن
تسلی سی دل کو دیے جا رہا ہوں

بھرم بےقراری کا کھلنے نہ پائے
میں زخموں کو اپنے سیے جا رہا ہوں

مجھے ساقیا اب نہیں کوئی پروا
میں جا مِ محبت پیے جا رہا ہوں

ملاقات ہوجائے گی روز محشر
اسی آس پہ میں جیے جا رہا ہوں

میں تو اس قابل نہ تھا

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبے کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زمزم کا پلایا میں تو اس قابل نہ تھا

ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو راہ پہ لایا میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روز ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضرا کا سایہ میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہ قدس میں
میں نے جو پایا سو پایا میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہ سیدہ کونین میں آکر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا میں تو اس قابل نہ تھا

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں میڈا ایمان وی توں

میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں
میڈا قلب وی توں جند جان وی توں
میڈا کعبہ قبلہ مسجد ممبر
مصحف تے قرآن وی توں

میڈے فرض فریضے حج زکوتاں
صوم صلواۃ اذان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں
میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں

میڈا سانول مٹھڑا شام سلونڑاں
من موہن جانان وی توں
میڈی آس امید تے کھٹیا وٹیا
میڈا تکیہ مان تران وی توں

میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں
میڈی شرم وی توں میڈا شان وی توں
میڈا دکھ سکھ روون کھلن وی توں
میڈا درد وی توں درمان وی توں

میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں
میڈے سولاں دا سامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں
میڈا بخت تے نام و نشان وی توں

میڈے ٹھنڈڑے ساہ تے مونجھ منجاری
ہنجواں دا طوفان وی توں
میڈی مہندی کجل مساگ وی توں
میڈی سرخی بیڑا پان وی توں

جے یار فرید قبول کرے
سرکار وی توں سلطان وی توں

ایک نشہ سا ہے جو چھائے ہے

اک نشہ سا ہے جو چھائے ہے تیرے نام کے ساتھ
اک تسلی سی بھی آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

عنبر و عود لٹائے ہے تیری یاد جمیل
ایک خوشبو سی بھی آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

گویا کونین کی دولت کو سمیٹا اس نے
دل کی دنیا جو بسائے ہے تیرے نام کے ساتھ

ہے تیرا ذکر حلاوت میں کچھ ایسا کہ زبان
ایک نیا ذائقہ پائے ہے تیرے نام کے ساتھ

دل تڑپتا ہے سنے جب بھی تیرا نام کہیں
آنکھ بھی اشک بہائے ہے تیرے نام کے ساتھ

خوب کیا عشق الٰہی کا اثر ہوتا ہے
روح بھی وجد میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

حال کیا ہو گا بھلا ان کا تیری دید کے دن
جن کا دل جوش میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

خوب جی بھر کے جو کرتا ہے تیرا ذکر فقیر
دل کی ظلمت کو مٹائے ہے تیرے نام کے ساتھ

ہر خطا پہ شرمسار ہوں میں

ہر خطا پہ شرمسار ہوں میں
اے خدایا گناہ گار ہوں میں
جان کر بھول کر جو کیا ہے
ہے پتہ مجھ کو اس کی سزا ہے

تیری چوکھٹ پہ سر نہ جھکایا
بس زمانے کو اپنا بنایا
تیری رحمت ہی تو آسرا ہے
تجھ سے کہنے کو کچھ نہ بچا ہے

میرے سجدوں پہ ایسی نظر کر
میں اندھیروں میں ہوں تو سحر کر
ان دعاوں میں ایسا اثر دے
رب کعبہ ہمیں معاف کردے

نیکیوں سے مجھے جوڑ دے تو
پھر میرا رخ ادھر موڑ دے تو
ایسا رستہ مجھے تو دکھا
ہرخطا پہ شرمسار ہوں میں

ماؤں سے بڑھ کے ہے پیار تیرا
اور تیرے سوا کون میرا
گر نہ جاوں مجھے تو اٹھا
ہر خطا پہ شرمسار ہوں میں

میرے آنسو سوالی ہیں تیرے
گر رہے ہیں جو دامن پہ میرے
اب تو سن لے میری اے خدا
ہر خطا پہ شرمسار ہوں میں

بہت بگڑا ہے میرا دل بنا دے

بہت بگڑا ہے میرا دل بنا دے
میرے دل کو کسی قابل بنا دے

اسے دنیا نے گھیرا ہے خدایا
تو اپنے ذکر کا شاغل بنا دے

پھنسا ہے دلدل عصیاں کے اندر
تو اس طوفان کو ساحل بنا دے

ہوا ہے نفس امارہ کے تابع
تو اطمینان کا حامل بنا دے

رہے جو ذکر سے ہر دم منور
خدایا ایسا میرا دل بنا دے

عطا کر آنکھ مجھ کو رونے والی
تو اس کو زیست کا حاصل بنا دے

ندامت کے مارے شرمسار ہوں میں

گنہگار ہوں میں خطاکار ہوں میں
ندامت کے مارے شرمسار ہوں میں

تیرے در پہ آیا ہوں آنسو بہائے
مجھے معاف کردے تو اپنے کرم سے

تو خالق بھی رازق بھی مالک بھی ہے تو
مجھے غیر سے کچھ تمنا نہیں ہے

میں تاریکیوں کے شہر میں ہوں بھٹکا
مجھے روشنی کی طرف تو بلا لے

میں بھٹکے ہوئے راستوں کا مسافر
تو ہی جس کا منزل وہ رستہ دکھا دے

تیرے رحمتوں کے نظر کا سوالی
میں بندہ ہوں تیرا تو اپنا بنا لے

میری آرزو اور تمنا یہی ہے
دھڑکتا رہے دل تیرے نام پہ

میری زندگی کا یہ مقصد بنا لے
میں پڑھ لوں، پڑھا لوں، سکھا لوں سبھی کو

تیرا عشق بے انتہا چاہتا ہوں

تیرا عشق بے انتہا چاہتا ہوں
میں اب تجھ سے واصل ہوا چاہتا ہوں

تمنا میرے دل کی بس ایک یہی ہے
تجھے چاہتا ہوں، لقا چاہتا ہوں

تیرے عشق والے بہت لوگ گزرے
میں شامل انہیں میں ہوا چاہتا ہوں

تڑپتا رہوں تیری الفت میں ہر دم
بھلا تجھ سے میں اور کیا چاہتا ہوں

تیرے عشق میں ہو جینا مرنا میرا
اے محبوب تیری رضا چاہتا ہوں

تیرے عشق میں تو ہے مرنا بھی جینا
اسی آرزو میں مرا چاہتا ہوں

تیرے دین کی سربلندی کی خاطر
دل و جان کرنا فدا چاہتا ہوں

تو کہہ دے کہ بخشا تیری لغزشوں کو
یہی اک مژدہ سنا چاہتا ہوں

خطا کر کے ان سے عطا چاہتا ہوں

کرم کے بھروسے میں کتنا جری ہوں
خطا کر کے ان سے عطا چاہتا ہوں

وفا کر کے اس کا صلہ چاہتا ہوں
بڑا نا وفا ہوں، وفا چاہتا ہوں

میں اپنے ارادے سے کیا چاہتا ہوں
خدا کا ہی چاہا ہوا چاہتا ہوں

میں مٹنے کو بھی میٹنا چاہتا ہوں
مقامِ فناء الفناء چاہتا ہوں

ترے نام کی دل پہ ضربیں لگا کر
میں نقش دوئی میٹنا چاہتا ہوں

رہوں ذکر و طاعت میں ہر دم الٰہی
یہی عمر بھر مشغلہ چاہتا ہوں

نہ دم بھر رہوں یاد سے تیری غافل
یہ توفیق اب اے خدا چاہتا ہوں

جیوں گا کسی کا میں ہو کر فدائی
بقاء بھی برنگِ فناء چاہتا ہوں

گناہ میرے چھوڑے کہیں چھوٹتے ہیں
اعانت تیری اے خدا چاہتا ہوں

یا تیرا تذکرہ کرے ہر شخص

یا تیرا تذکرہ کرے ہر شخص
ورنہ پھر ہم سے گفتگو نہ کرے

دیکھ لے جلوہ جو تیرا اک بار
غیر کی پھر وہ آرزو نہ کرے

پڑھ کے یہ لفظ پھر مومن
کیسے جنت کی جستجو نہ کرے

تیری چوکھٹ کا مانگنے والا
شکوے دنیا کی روبرو نہ کرے

عشق نبی ﷺ ہو جس کا سرمایہ
اتباع کیوں وہ ہو بہو نہ کرے

رات دن نعمتیں جو پائے فقیر
تذکرہ کیوں وہ چار سو نہ کرے

دل مغموم کو مسرور کر دے

دل مغموم کو مسرور کر دے
دل بے نور کو پرنور کر دے

فروزاں دل میں شمع طور کر دے
یہ گوشہ نور سے معمور کر دے

مرا ظاہر سنور جائے الٰہی
میرے باطن کی ظلمت دور کردے

مئے وحدت پلا مخمور کر دے
محبت کے نشے میں چور کر دے

نہ دل مائل ہو میرا ان کی جانب
جنہیں تیری ادا مغرور کردے

ہے میری گھات میں خود نفس میرا
خدایا اس کو بے مقدور کر دے

تیری عشق میں اور کیا چاہتا ہوں

میں اب ترک ہر ما سوا چاہتا ہوں
دل غیر نا آشنا چاہتا ہوں

تیرے عشق میں اور کیا چاہتا ہوں
رضا چاہتا ہوں رضا چاہتا ہوں

بس اب بادہ نوشوں میں جا کر رہوں گا
میں جینے کا اب کچھ مزا چاہتا ہوں

جہاں بیٹھ جاوں وہی میرا گھر ہے
حویلی نہ اب جھونپڑا چاہتا ہوں

ہٹا دے جو دل میرا ہر ماسوا سے
اب ایسا کوئی دلربا چاہتا ہوں

خوشی وصل کی ہے نہ فرقت کا غم ہے
بہرحال تیری رضا چاہتا ہوں

کس سے مانگیں کہاں جائیں

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں ، اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو ، سب کو دیتا ہے تو ، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی ، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر جس کے پلتے ہیں شاہ وگدا، تجھ احد کے سوا دوسرا کون ہے

اولیاء تیرے محتاج اے ربّ کل ، تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورُسُل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری ، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

انبیاء، اولیاء، اہلِ بیتِ نبی ، تابعین و صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے

اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے ، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے فقیرؔ اس کو تو فضلِ باری سمجھ ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں تیرے سامنے جھک رہا ہوں خدا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں گناہ گار ہوں میں سیاہ کار ہوں
میں خطا کار ہوں میں سزاوار ہوں
میرے سجدوں میں تیری ہی حمد و ثناء
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میری توبہ ہے توبہ اے میرے الٰہ
مجھ گناہ گار کو تُو نہ دینا سزا
میری آہوں کو سن لے اے حاجت روا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں تو غفار ہوں تونے خود ہی کہا
نہیں کوئی نہیں اس گناہگار کا
بخش دوں گا میں تجھ کو یہ ہے وعدہ تیرا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

مجھ پہ جب بھی مصیبت بنی ہے
وہ تیرے نام سے ہی ٹلی ہے
مشکلیں حل کرو سب کے مشکل کشا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

اپنے کسی عمل پہ سہارا ہی نہیں ہے

اپنے کسی عمل پہ سہارا ہی نہیں ہے
توبہ کیے بغیر گزارا ہی نہیں ہے

سنتا بھی ہے سوال وہ دیتا بھی ہے جواب
غافل ہے تو کہ دل سے پکارا ہی نہیں ہے

ہر زاویے سے دیکھا جہاں تک نظر گئی
رحمت کا اس کی کوئی کنارہ ہی نہیں ہے

اس کے سوا جھکائے کہیں بھی بشر جبین
یہ بات کبریا کو گوارا ہی نہیں ہے

غافل کیا ہے ایسا ہوس نے جہان کی
جو سانپ نفس کا ہے وہ مارا ہی نہیں ہے

محشر میں منہ دکھائیں گے اللہ کو کس طرح
اللہ نے گر کہا کہ یہ ہمارا ہی نہیں ہے

ایسا ہے کون عالم فانی میں اے فقیر
جو زندگی کے کھیل میں ہارا ہی نہیں ہے

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں

گزاری ہے ساری عمر گندگی میں
نہیں کوئی نیکی میری زندگی میں

مزہ چاہتا ہوں تیری بندگی میں
الٰہی میں مجنون ہوا چاہتا ہوں

غلامِ محمد ﷺ مجھے تو بنا لے
محمد ﷺ کے غم میں مجھے تو بلا لے

بہت جلد مجھ کو مدینہ بلا لے
میں قدموں میں مرنا وہی چاہتا ہوں

میں ہوں بندہ تیرا اُدھر کا بھکاری
تو کردے دل و روح کو میرے جاری

لُٹا دے تیرے نام پہ دنیا ساری
یہی آرزو میں یہی چاہتا ہوں

☆☆☆☆☆
☆☆☆

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے
جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

اجل نے نہ چھوڑا نہ کسری نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر ایک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹ سارا

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گا بالکل صفایا

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

یہاں ہر خوشی ہے مبدل بصدغم
جہاں شادیاں تھیں وہاں اب ہے ماتم
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا
رہے گا تو ذکر نکوئی رہے گا

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
بہر سرا افگندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

عمر یہ ایک دن گزرنی ہے ضرور
قبر میں میت اُترنی ہے ضرور
آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

عیش و عشرت کے لئے انساں نہیں
یاد رکھ تو بندہ ہے حیواں نہیں
زندگی ہے چند روزہ کچھ نہیں
کچھ نہیں، اس کا بھروسہ کچھ نہیں

روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا
عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا
رہ نہ غافل یاد رکھ، پچھتائے گا

چند روزہ ہے یہ دنیا کی بہار
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار
ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے، رفتہ رفتہ، دم بدم

جس دور پہ نازاں تھی دنیا

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
دنیا کی کہانی یاد رہی ہم اپنا فسانہ بھول گئے

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

اذان تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور!
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

اغیار کا جادو چل بھی چکا ہم ایک تماشا بن بھی گئے
دنیا کا جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

انجامِ آزادی کیا کہیے بربادی ہی بربادی ہے
جو درس شاہِ بطحا نے دیا وہ درس پڑھانا بھول گئے

دنیا کا گھر آباد کیا عقبیٰ کا گھر برباد کیا
مشکل میں خدا کو یاد کیا مشکل ہوئی آساں بھول گئے

فرعون نہیں، شدّاد نہیں، دنیا میں قومِ عاد نہیں؟
کیا لُوط کی امت یاد نہیں، کیا نوح کا طوفاں بھول گئے؟

وہ ذکرِ حسیں، رحمت کا امیں، کہتے ہیں جسے قرآنِ مُبیں
دنیا کے لیے نئے نغمے سیکھے، اللہ کا ترانہ بھول گئے

آباد ہوئی عشرت گاہیں ویران مساجد روتی ہیں
طاری ہے فضا پر موسیقی پامال اذانیں ہوتی ہیں

برباد جہاں ہے مستقبل ماضی کی بہاریں سوتی ہیں
پھولوں کے بجائے کانٹوں میں شبنم کے شکستہ موتی ہیں

یہ وقت عمل کردار ہے شل کیا دستِ دعا پھیلاتا ہوں
کہنے کو مسلماں میں بھی ہوں لیکن کہتے شرماتا ہوں

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

تنیں گے اگر شامیانے ہمیں کیا
رہیں گے جو گانے بجانے ہمیں کیا
بنیں گے جو نقار خانے ہمیں کیا
کھلیں گے اگر قہوہ خانے ہمیں کیا

اگر دوست احباب آئیں ہمیں کیا
ہوئے جمع اپنے پرائے ہمیں کیا
کوئی روئے آنسو بہائے ہمیں کیا
پڑے ہوں گے ہم منہ چھپائے ہمیں کیا

بہن بھائی سب آ کے رویا کریں گے
عزیز و اقرباء جان کھویا کریں گے
ہمیں آنسوؤں میں ڈبویا کریں گے
پڑے بے خبر ہم تو سویا کریں گے

کوئی پھول چادر چڑھاتا رہے گا
کوئی شمع تربت پہ جلاتا رہے گا
تعلق جو دنیا سے جاتا رہے گا
نہ رشتہ رہے گا نہ ناتا رہے گا

حسینوں کے توڈیرے بھی گلزار ہوں گے
رئیسوں امیروں کے دربار ہوں گے
پرُ اہل تماشا سے بازار ہوں گے
ہمارے لئے سب یہ بے کار ہوں گے

کسی نے ہمارا کیا غم تو کیا ہے
اگر کوئی ہو چشم پر نم تو کیا ہے
کرے حشر تک کوئی ماتم تو کیا ہے
نہیں ہونگے جب سامنے ہم تو کیا ہے

غنی ہوں گے اہل توکل بھی ہوں گے
بہت بلبلیں آئیں گی گل بھی ہوں گے
اگر ہوں گی قوالیاں ، قل بھی ہوں گے
بڑی دھوم ہوگی بہت غل بھی ہوں گے

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لوٹا دوں خانہ دل آباد رہے

سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے تیرے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دم آخر ورد زبان اے میرے اللہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

مجھ کو سراپا ذکر بنادے ذکر ترا اے میرے خدا
نکلے میرے ہر بن مو سے ذکر ترا اے میرے خدا

جب تک قلب رہے پہلو میں، جب تک تن میں جان رہے
لب پر تیرا نام رہے اور دل میں تیرا دھیان رہے

کب گناہوں سے کنارہ میں کروں گا یارب

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب!
تیرا عاشق تیرا بندہ کب بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب!

گر تیرے رحم و کرم نے نہ سنبھالا مجھ کو
سختیاں موت کی کیوں کر میں سہوں گا یارب!

موت کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دِکھا
تیرا کیا جائے گا گر خوش میں مروں گا یا رب

قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں تنہا رہوں گا یارب!

دیدے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے
کس طرح سوات کے جنگل میں مروں گا یارب!

دنیا کے اے مسافر

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

جب سے بنی ہے دنیا لاکھوں کروڑوں آئے
باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے

اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

آنکھوں سے تونے اپنے کتنے جنازے دیکھے
ہاتھوں سے اپنے تونے دفنائے کتنے مردے

انجام سے تو اپنے کیوں اتنا بے خبر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مخمل پہ سونے والے مٹی پہ سو رہے ہیں
شاہ و گدا یہاں پہ سب ایک ہو رہے ہیں

دونوں ہوئے برابر یہ موت کا اثر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

یہ اونچے اونچے محل کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالی شان بنگلے کچھ کام کے نہیں ہیں

دوگز زمین کا ٹکرا چھوٹا سا تیرا گھر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مٹی کے پتلے تو نے مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا اک دن یہاں سے جانا

رہنا نہیں یہاں پر جاری تیرا سفر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

اے خانۂ ارض! اپنے مولا سے دل لگالے
تجھ سے خدا ہو راضی کچھ نیکیاں کمالے

یہ ہے تیرا سرمایہ تو صاحب قبر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

فرش مخمل پہ اے سونے والو

فرش مخمل پہ اے سونے والو
جاکے قبر میں سونا پڑے گا
اپنے اعمال کا جائزہ لو
ورنہ محشر میں رونا پڑے گا

چھوڑ دے زندگی کا یہ میلہ
جائے گا تو یہاں سے اکیلا
خوبصورت حسیں یہ بدن ہے
اسکو بےجان ہونا پڑے گا

چار یاروں کے کندھوں پہ جس دن
تیری بارات نکلے گی گھر سے
پہن کر ایک جوڑا کفن کا
جب جنازے پہ سونا پڑے گا

خاک سے یہ بنا جسم تیرا
خاک میں ہی مل جائے گا
ایک روز یہاں پہ تو آیا
ایک روز تو جانا پڑے گا

تیری دلہن جو آئی سہاگن
اس کے ہاتھوں سے اتریں گے کنگن
لاشیں بے جان ہر تیری ان کو
اپنا دامن بھگونا پڑے گا

اے زما په ګناهونو خبرداره اللّٰه

اے زما په ګناهونو خبرداره اللّٰه
معافي غواړم لتا نه اے غفّاره اللّٰه

نفس شیطان راله د زړه سترګے ړندے کړې
په تیارو کښې یم روان په خطا لاره اللّٰه

ما پخپله د خپل ژوند سپرلي سیزلي
ما کړلي دي ازغي دځان دپاره اللّٰه

دخپل ژوند دَ کتاب پاڼوں کښې چه ګورم
نیکي نشته ټول اعمال مِ دي بیکاره اللّٰه

چي ستا در مِ کله پریښو بے آسرے شوم
اوس پریشان پریشان ګرزیګمه بے یاره اللّٰه

اوس مے تا سره له روغے ته زړه کیګي
را په خو لاشه بے لتا یمه بیکاره اللّٰه

اللّٰه ګیر یم دَ ګناه په سمندر کښې
راوچت مے کړه ډوبیګم مددګاره اللّٰه

اللہ کے حضور میں رحم کی فریاد

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو! ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے

اے زما مولا تہ مِ مالک زه دے بنده یمہ
خپلو گناہونو باندے تا تہ شرمنده یمہ
پاک مے کړے اللہ دَ رحمتونو خزانے دی ستا
واړه جهانونہ او دا واړه ویرانے دی ستا

اے دعا! ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا! رخ پھیر دے اب گردش ایام کے
رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

اے ربہ دَ ستا نہ علاوه زمونږ آسرا نشتہ
ستا دَ دروازے نہ زمونږ بلہ دروازه نشتہ
ستا یو بندگان پہ مونږ د فضل باران راولے
ملک پاکستان باندے یو نیک حکمران راولے

خوار ہیں، بدکار ہیں، ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں
حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

دګناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم

خدایا ما ځان ته کړے نزدے دا ستا رضا غواړم
دګناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم

ما په غفلت کښې تیره کړے زندګی ده خدایا
ما خو همیشه کړی په ژوند خپله مرضی ده خدایا
توبه اکاګمه ځو تا ته په ژړا ژاړم
خدایا ما ځان ته کړے نزدے دا ستا رضا غواړم

زما توبه ده خدایه خپل دره جدا مِ نه کړے
د ځان نه لرې چه مے نه کړے وارخطا مِ نه کړے
دا ستا دَ مینے محبت لویه سجده غواړم
دګناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم

ته خورحیم یے هم کریم یے مهربان یے ربه
یوه نیکی په زر بدلئ ډیر قدردان یے ربه
زه به ناکامه شم که ستا ده در نه بیا لاړم
دګناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم

زه خو ده ستا عاجز بنده یم ګنهګار یم ربه
ده دنیا ګئی په محبت کښې ګرفتار یم ربه
فقیر حسن د مغفرت درنه دعا غواړم
دګناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

من کی دنیا! من کی دنیا سوز و مستی، جذب و شوق
تن کی دنیا! تن کی دنیا سُود و سودا، مکر و فن

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دَھن جاتا ہے دَھن

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تُو جھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن

دعا

اللہ وہ دل دے جو تیرے عشق کا گھر ہو
دائمی رحمت کا تیری اس پہ نظر ہو
دل دے کہ تیرے عشق میں یہ حال ہو اس کا
محشر کا اگر شور ہو تو بھی نہ خبر ہو

غمِ حیات کے سائے محیط نہ کرنا
کسی غریب کے دل کو غریب نہ کرنا
میں امتحان کے قابل نہیں ہوں میرے مولا
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے
تِری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کو میں کیا کروں
اِسے پھر بھی شوقِ وصال ہے

الٰہی یہ دردِ دل بھی کیا ہی عجیب ہے
جتنا بھی بڑھتا ہے اتنا ہی لذیذ ہے
مولایا شکستہ دل ہوں تیرے عشق کا سائل ہوں
اصرار گناہ ہے لیکن تیری رحمت کا منتظر ہوں

چودہ صدی پُرانی چراغوں پہ ناز ہے
ہم کس لیے کریں گے نئ روشنی کا غم
اے معترض تجھے بھی کسی کی نظر لگے
لگ جائے تجھ کو بھی میری عاشقی کا غم

الٰہی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو دینداری دے
الٰہی نئ پودوں کو فصلِ بہاری دے
بچالے مومنہ کو اے خدا مغرب پرستی سے
بچالے اس شمع کو بادِ فنا کی چیرہ دستی سے

الٰہی عمل کے اپنے اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمھاری نسبت
میرا تو بس آسرا یہی ہے

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

وہ سنتا ہے سب کی دعا کر تو دیکھو

وہ سنتا ہے سب کی دعا کر تو دیکھو
تم اپنے نصیب آزما کر تو دیکھو

سیاہی گناہوں کی دھل جائے دل سے
تم آنکھوں سے آنسو بہا کر تو دیکھو

وہ ہے حی قیوم شہ رگ سے نزدیک
مصیبت میں اس کو بلا کر تو دیکھو

وہ اللہ تم سے محبت کرے گا
نبی ﷺ سے وفا تم نبھا کر تو دیکھو

زمیں کی تمہیں بادشاہی ملے گی
عَلم لا الہ کا اٹھا کر تو دیکھو

خدا خود خریدار ہوگا تمہارا
شہادت کے بازار جا کر تو دیکھو

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض مولف	۴
۲	مناجاتِ صدیقی	۵
۳	ترجمہ مناجات	۶
۴	الهی عبدک العاصی اتاک	۸
۵	الهی تبت من کل المعاصی	۸
۶	الهی لست للفردوس اهلا	۹
۷	الهی نجنی من کل ضیق	۹
۸	تو غنی از ہر دو عالم من فقیر	۱۰
۹	میری قسمت جگانے کو خدا کا نام کافی ہے	۱۱
۱۰	الٰہی میں ہوں بس خطاوار تیرا	۱۲
۱۱	میرے مولا تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں	۱۳
۱۲	میرا مرنا میرا جینا الٰہی تیری خاطر ہو	۱۴
۱۳	وہ ثناء کہاں سے لاؤں	۱۵
۱۴	میرا دل بدل دے	۱۶
۱۵	اللہ کو اپنا بنالو	۱۸

۱۶	میرا دل مچل رہا ہے	۱۹
۱۷	تیرے عشق کی انتہاء چاہتا ہوں	۲۰
۱۸	گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا	۲۱
۱۹	رہا میں دن رات غفلتوں میں	۲۳
۲۰	بے خود کیے دیتے ہیں اندازِ حجابانہ	۲۴
۲۱	میں اللہ اللہ کیے جا رہا ہوں	۲۵
۲۲	میں تو اس قابل نہ تھا	۲۶
۲۳	میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں	۲۸
۲۴	اک نشہ سا ہے جو چھائے ہے	۳۰
۲۵	ہر خطا پہ شرمسار ہوں میں	۳۱
۲۶	بہت بگڑا ہے میرا دل بنا دے	۳۳
۲۷	ندامت کے مارے شرمسار ہوں میں	۳۴
۲۸	تیرا عشق بے انتہاء چاہتا ہوں	۳۵
۲۹	خطا کر کے ان سے عطا چاہتا ہوں	۳۶
۳۰	یا تیرا تذکرہ کرے ہر شخص	۳۷
۳۱	دل مغموم کو مسرور کر دے	۳۸
۳۲	تیری عشق میں اور کیا چاہتا ہوں	۳۹
۳۳	کس سے مانگیں کہاں جائیں	۴۰

۳۴	میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا	۴۱
۳۵	اپنے کسی عمل پہ سہارا ہی نہیں ہے	۴۲
۳۶	کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں	۴۳
۳۷	جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	۴۴
۳۸	ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے	۴۶
۳۹	جس دور پہ نازاں تھی دنیا	۴۸
۴۰	ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے	۵۰
۴۱	یاد میں تیری سب کو بھلا دوں	۵۲
۴۲	کب گناہوں سے کنارہ کروں گا یارب	۵۳
۴۳	دنیا کے اے مسافر	۵۴
۴۴	فرش مخمل پہ اے سونے والو	۵۶
۴۵	اے زما پہ گناهونو خبرداره الله	۵۷
۴۶	اللہ کے حضور میں رحم کی فریاد	۵۸
۴۷	دگناهونو نن بخنه په بیا بیا غواړم	۵۹
۴۸	اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی	۶۰
۴۹	دعا	۶۱
۵۰	وہ سنتا ہے سب کی دعا کر تو دیکھو	۶۳